السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو کسی مصیبت کے نازل ہونے کی وجہ سے ناراضگی کا اظہار کرے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مصیبت کی حالت میں لوگ چار مراتب پر ہوتے ہیں:

پہلا مرتبہ: ناراضگی کا ہے اور اس کی حسب ذیل اقسام ہیں:

انسان دل سے ناراضی کا اظہار کرے، یعنی اپنے رب تعالیٰ سے ناراض ہوجائے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے مقدر میں جو لکھ رکھا ہے، اس کی وجہ سے وہ اپنے رب تعالیٰ پر غصے کا اظہار کرے، تو یہ حرام ہے اور بسا اوقات یہ ناراضگی کفر تک بھی پہنچا دیتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنَ النّاسِ مَن يَعبُدُ اللَّهَ عَلىٰ حَرفٍ فَإِن أَصابَهُ خَيرٌ اطمَأَنَّ بِهِ وَإِن أَصابَتهُ فِتنَةٌ انقَلَبَ عَلىٰ وَجهِهِ خَسِرَ الدُّنيا وَالءاخِرَةَ ‌‌ ‌‌ ١١ ... سورة الحج

''اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے کہ وہ کنارے (شک) پر اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ اگر اس کو کوئی (دنیاوی) فائدہ پہنچے تو اس کے سبب مطمئن ہوجاتا ہے اور اگر کوئی آفت آپڑے تو منہ کے بل لوٹ جاتا ہے (کفر کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے) اس نے دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی، یہی تو نقصان صریح ہے۔''

* ناراضگی کا اظہار زبان سے ہو اور بلاوجہ زبان سے تباہی و بربادی کو پکارنے لگے یہ اور اس طرح کی چیزیں اختیار کرے، تو یہ بھی حرام اور شرعا ممنوع ہیں۔

* ناراضی کا اظہار اعضا سے کرے، مثلاً: یہ کہ رخساروں پر طمانچے مارے، گریبان پھاڑے اور بال نوچے۔ یہ تمام کام بھی حرام اور واجب صبر کے منافی ہیں۔

دوسرا مرتبہ:

صبر ہے جیسا کہ شاعر نے کہا:

الصَّبرُ مِثلُ اسمِهِ مُرٌّ مَذاقَتُهُ

لَكِن عَواقِبُهُ أَحلىٰ مِنَ العَسَلِ

''اگرچہ صبر کا ذائقہ اپنے نام کی طرح کڑوا ہے لیکن اس کے نتائج شہد سے بھی زیادہ شریں ہیں۔''

مراد یہ ہے کہ انسان دیکھتا ہے کہ یہ چیز اس کے لیے بہت ثقیل ہیں مگر وہ اسے برداشت کرلیتا ہے۔ گو وہ اس کے وقوع پذیر ہونے کو پسند نہیں کرتا، لیکن اس کا ایمان ناراض ہونے سے اسے بچالیتا ہے۔ مصیبت کا وقوع اور عدم اس کے نزدیک برابر نہیں ہیں۔ صبر کرنا واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صبر کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

وَاصبِروا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصّـٰبِرينَ ‌‌ ٤٦ ... سورة الأنفال

''اور صبر سے کام لو کہ اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔''

تیسرا مرتبہ:

رضا کا ہے کہ انسان مصیبت پر راضی برضا ہوجائے حتیٰ کہ اس کے نزدیک مصیبت کا وجود اور عدم برابر محسوس ہونے لگے۔ مصیبت کا وجود اس پر گراں گزرے نہ وہ اس کے لیے بھاری بوجھ بنے بلکہ اس کا ایمان ناراضگی میں بتلا ہونے سے اس کے لئے آڑ بن جائے۔ یہ بات مستحب ہے اور راجح قول کے مطابق یہ واجب نہیں ہے۔ اس مرتبے اور اس سے پہلے مرتبے میں فرق ظاہر ہے

کیونکہ اس کے نزدیک مصیبت کا وجود اور عدم رضا کے اعتبار سے برابر نہیں ہیں لیکن ایسا کرنا اس کے لئے واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس موقعہ سے صبر کرنے کا حکم دیا ہے (واصبروا ان اللہ مع الصابرین) [اسوال اور صبر کرو اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

چوتھا مرتبہ:

شکر کا ہے، جو تمام مراتب سے اعلیٰ ترین مرتبہ ہے، یعنی انسان مصیبت کے پہنچنے پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ یہ مصیبت اس کے گناہوں کا کفارہ اور اس کی نیکیوں میں اضافے کا موجب ہوگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

(مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا» (صحیح البخاری، المرض، باب ماجاء فی کفارۃ المرض… ح: ۵۶۴۰ و صحیح مسلم، البر والصلۃ، باب ثواب المومن فیما یصیبہ من مرض، ح: ۲۵۷۲»

’’مسلمان کو جو مصیبت بھی پہنچتی ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے حتیٰ کہ اسے چبھنے والے کانٹے کو بھی اللہ تعالیٰ (اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے)۔‘‘

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 33

محدث فتویٰ